لا فتی الا علی لا سیف الا ذوالفقار

دبدبۂ سکندری

مدیر فضل حسن صابری

نائب مدیر [illegible] حسن

بفیض روحانی تاج الاصفیا رئیس الفقرا حضرت مولانا شاہ فاروق حسن صاحب صابری چشتی قادری رحمۃ اللہ علیہ

[illegible]

اشتہار ضوابط اخبار دبدبۂ سکندری

بفضل خالق زمین و مکان و بطفیل حضرت ختمی مآب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ ہفتہ وار اخبار ہر دوشنبہ کو ۵۶ سال سے ریاست رامپور (ممالک متحدہ) میں اشاعت پذیر ہوتا ہے جس میں اول اقوال بزرگان دین و پھر نامہ نگاران کے مراسلات و [illegible] رعایا و گورنمنٹ [illegible] متعلقات ہوتے ہیں پھر دیگر اخبارات کے دلچسپ نتیجے اور تازہ خبریں شائع ہوتی ہیں۔

(۲) قیمت سالانہ پیشگی بحساب ذیل مقرر ہے (۱) [illegible] والیان ریاست [illegible] [illegible] (۲) [illegible]

(۳) [illegible] (۴) حضرات [illegible] کو [illegible] رعایت بجا ہے

(۳) یہ اخبار [illegible]

[illegible] محمد فضل حسن [illegible] صابری فاروقی [illegible]

(۵) [illegible]

[illegible] (۶) [illegible]

[illegible] (۷) [illegible] (۸) [illegible] (۹) [illegible]

[illegible]

نرخنامہ اشتہارات تجارتی اخبار دبدبۂ سکندری [illegible]

مدت طبع	چہار کالم	نصف کالم	ایک کالم	[illegible] سطر
ایک ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
دو ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
[illegible] ماہ	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]
یکمشت سال	[illegible]	[illegible]	[illegible]	[illegible]

لمعات احسان

نعت شریف بطرز جدید از نتائج بلاغت نگار جناب منشی سید محمد احسان الحق صاحب احسان کاندھلوی ضلع مظفر نگر یوپی مولانان

خاص اخبار دبدبہ سکندری کیلئے

کیوں نہ ہوں قربان تیرے ماہ عین و رے و بے
کر دیا دو اک اشارہ ہی سے قاف و میم و رے
جب خدا نے خود ہی قرآن میں صاد و فے و تے
آپکے تب کو بھلا پہنچے کون نون و بے و تے
آپ حبیب اللہ کے ہیں میم و حے بے و او بے

اے مِنی احمد کے مستوفے و کاف و رے نہیں
شافع حے شین و رے اُمی شفیع المذنبین
حے الف اور میم و رے ہے رحمۃ للعالمین
جیم نون کاف و دے پیغام بر روح الامین
اُنکے قبضے میں ہے حوض کاف و واو ثے و رے

کسکی اُمت میں ہیں ہم حے قاف نے پیدا کیا
لام و قاف و دے بلا جنکو شہ لولاک کا
شین و میم و سین جنکے حکم سے اُلٹا پھرا
اصدق دل سے جس نے کاف و لام میم و بے پڑھا
کب جلا سکتی ہے اُسکو دال و واو زے و خے

لاکھ نون و بے و دے گذرے نہیں تجھ سا کہیں
دیکھ لو کر کے ثنا الحمد ہے اک لام کو
ہے و میم و سین و رے انکا کوئی ہلا کے تو
حسن ہے دو واو سین و نے تجلی کیسے نہ ہو
والضحیٰ رے نے ہے اور واللیل ہے زلف و تے

کاف و واو نون بتلاؤ تھا محبوب خدا
عین و رے اور شین پر پہنچا ہے آخر کون سا
رو تے اور بے و ہے یہ کس پیمبر کو ملا
قاف و دال و میم جب دنیا میں آیا آپکا
بتکدوں میں منہ کے بل گرتے تھے اکثر بے و تے

جائے صاد و بے الف جب جانب بیت الحرام
فے و رے و قاف و تے نے کام کر ڈالا تمام
عین و رے اور ضاد کر دیا ذرا بعد سلام
آخرش کبتک ہو شین ہے و رے اور کاف و لام
بندگی اب ہو گئی ہے ہجر میں نے لام و خے

میم و دال و حے و رے تے کو سید ذی شان کی
اور حسین حسن دال و لام کی اولاد ان کی
لام و بے لکھو لے کہاں طاقت بھلا انسان کی
یا شفیع میم و حے و بس رے احسان کی
ہے و میم و ت کہاں لکھے تو نون و عین و تے

غزل غیر مطبوعہ حضرت راز رامپوری مرحوم

از نتائج افکار گوہر سلک جناب اُستاذی منشی امتیاز احمد خانصاحب راز رامپوری

تلمیذ رشید حضرت جناب امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ

ستم میں بھی تو پہلو انکی زینت کے نکلتے ہیں
ہمارے سر کے نامہ میں ہے چلتے ہیں
چمن میں چھیڑ ... کہ محبت تنگی جوش کی
شکستہ سینہ ناسور ... جگر چاک دل غلطاں
ہمارے خون شدہ دل کو نسیم تلطف ملتے ہیں
... مژہ کا آنکھ سے آنسو نکلتے ہیں
... بلندی انکی راتھ ملتے ہیں
محبت ... کی ہے سیکڑوں رستے نکلتے ہیں
... ظالم کیسے چلتے ہیں

پسینا آ گیا اس بت کو جب آغوش میں کھینچا
ہماری گرمجوشی دیکھ کر تیور بدلتے ہیں

[۱۱۲]

کس بہشت کی ہے جنوانی کون آتا ہے
اٹھا ابر بہشتی شیشے سے مے جام چلتے ہیں

نکالی راہ شک نے بھی جب زلف چہرے سے
چمک کر مانگ بولی مارے اب ہم نکلتے ہیں

نظر دوڑا رہے ہیں جستجوئے یار میں ہر سو
ہمارے پاؤں تھکتے ہیں تو ہم آنکھوں سے چلتے ہیں

زباں ہے خشک اے ساقی پلا دے بادۂ گلگوں
ہمارے حلق کے کانٹے اسی پانی میں گلتے ہیں

مرے ہاتھ آئے تو میں توڑ دوں پائے زمانیکا
غضب ہے کیسے کیسے نازنیں جوبن سے ڈھلتے ہیں

اُدھر گردن میں بانہیں ہیں ادھر شیشے جوبن پہ
تمہارا ہار ہے کیا شوخ دونوں ہاتھ چلتے ہیں

ٹپک پڑتے ہیں بوسے وصل کی شب سے جو دونوں
جہاں کھا کے ٹھوکر یہ تھک کر کب سنبھلتے ہیں

کبھی ہے ناز کی شوخی کبھی ہے حسن کی خوبی
مرے تڑپانے کو وہ سیکڑوں نقشے بدلتے ہیں

میں اس الفت کے صدقے ہوں میں اس حسرت کے قربان ہوں
جگر پر راز کی آئی ہیں مگر صورت سے جلتے ہیں

خریداران دبدبہ سکندری

بے التماس ہے کہ عیسوی اور ہجری حسابی سال ختم ہو رہے ہیں براہ کرم آئندہ سال کیلئے جلد از جلد روپیہ مرحمت فرمائیے یا آپ حضرات کرام کی قدیم نوازش پر بھروسا کر کے جو وی پی ترتیب کے جانیوالے ہیں اونکو وصول کرنا آپکا ایک خلاقی اور قومی فرض ہوگا۔

جن خریداران کرام کے ہم سے امداد و اعانت کے وعدے ہیں انکی میعاد بھی گزر رہی ہے۔ ہمارا فرض صرف فرض گزاری ہم فرض ہی سمجھ کئے جائینگے اور آپکی طرف سے بھی ہمدردی وہی ہے جس سے ہمیں مالی امداد حاصل ہو۔

برٹش گائنا کے خریداران کرام کو ہم خاص طور سے توجہ دلاتے ہیں کہ آپ حضرات ہمدردی کی طرف جب ہی پورے ہو سکتی ہے جبکہ آپ ہمیں شوق سے بڑھانے کیلئے ہمیں جلد روپیہ ارسال کریں۔ منیجر

۸۶

ھو الخبیر

حق حق حق

دبدبۂ سکندری رامپور

یوم مبارک دوشنبہ

۲۲ - ذی الحجۃ المبارک سنہ ۱۳۴۱ ہجری مطابق ۱۱ جون سنہ ۱۹۲۳ عیسوی

دینی باتیں

حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہما فرماتے ہیں کہ دنیا میں جو شخص ہے وہ مہمان ہے اور جو کچھ اوسکے پاس ہے وہ عاریت ہے اور مہمان کا انجام جانا ہے اور عاریت کا انجام پھیر لینا ہے

حضرت لقمان علیہ السلام نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ بیٹا دنیا آخرت کے عوض بیچ کر دونوں کا فائدہ اوٹھاؤ اور آخرت کو دنیا کے بدلے نہ بیچنا کہ دونوں کا نقصان اوٹھائے گا

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضرت حق سبحانہٗ تعالےٰ نے حضرت رسول مقبول صلی اللہ تعالےٰ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو خلق کی طرف بھیجا تو ابلیس کا لشکر ابلیس کے پاس گیا حق سبحانہٗ تعالےٰ نے ایسے رسول کو بھیجا اب ہم کیا کریں ابلیس نے پوچھا کہ بھلا وہ لوگ دنیا کو دوست رکھتے ہیں اوسکے لشکریوں نے کہا ہاں ابلیس نے کہا دیکھو تم دوکو کچھ غرض نہ ہو جانا پوجا میں ان لوگوں کو محبت دنیا میں اس بات پر آمادہ رکھو نگا کہ جو کچھ لیتیں ناحق پر لیں اور جو کچھ دیں ناحق پر دیں۔ اور جو کچھ رکھ چھوڑیں ناحق پر رکھ چھوڑیں اور تمام شرالطین تین کاموں کے تابع ہیں۔

حضرت خواجہ فضیل ابن عیاض رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ اگر حق سبحانہٗ تعالےٰ تمام دنیا حلال اور بے حساب مجھے عنایت فرمائے تو جیسے تم مردار سے ننگ رکھتے ہو اوسی طرح میں اوس سے ننگ وعار رکھوں۔

حضرت ابو عبیدہ جراح رضی اللہ تعالےٰ عنہ امیر شام تھے۔ امیر المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالےٰ عنہ جب مہمان ہوئے تو اون کے گھر میں کچھ نہ دیکھا مگر ایک تلوار ایک سپر ایک رحل فرمایا تمہارے گھر میں ضروری چیزیں کہاں

دنیا لیکن کہا کہ جہان میں جا رہا ہوں یعنی قبر میں وہاں یہی کافی ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے خلیفہ عمر ابن عبد العزیز رحمہا اللہ تعالےٰ کو خط لکھا کہ وہ دن آیا سمجھو جس دن وہ شخص جسکی موت سب سے اخیر اور بعد لکھی ہے وہ مریگا اس سے زیادہ اور کچھ نہ لکھا خلیفہ نے جواب لکھا کہ وہ دن آیا جانے جس دن آپ کہیں گے دنیا پیدا ہی نہیں ہوئی ہمیشہ آخرت ہی تھی

کسی بزرگ کا قول ہے کہ جو شخص موت کو حق جانتا ہو اوس سے تعجب ہے کہ پھر کیونکر خوش ہوتا ہے اور جو دوزخ کو حق جانتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ پھر کسطرح ہنستا ہے اور جو یہ سمجھتا ہے کہ دنیا کسی کے پاس نہیں ٹھہری اوس سے تعجب ہے کہ کس طور سے اوس سے دل لگاتا ہے اور جو تقدیر کو حق جانتا ہے اوس سے تعجب ہے کہ روزی کے ساتھ کیونکر دل مشغول رکھتا ہے۔

حضرت داؤد طائی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے کہا ہے کہ آدمی توبہ اور اطاعت کو روز بیچھے ڈالدیتا ہے اور اسباب کو بیکار کر دیتا ہے تاکہ اوس کی منفعت دوسرے کو حاصل ہو۔

حضرت ابو حازم رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ کہتے ہیں کہ دنیا میں ایسی کوئی چیز نہیں کہ تو اوس کے سبب سے خوش ہو اور اوسکے پیچھے ایسی کوئی چیز نہو جس کے سبب سے تو غمگین ہو صاف خوشی تو حق تعالےٰ نے دنیا میں پیدا ہی نہیں کی۔

حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ لکھتے ہیں کہ جو شخص دنیا سے جاتا ہے مرتے وقت تین حسرتیں اوسکا پیچھا نہیں چھوڑتیں ایک تو یہ کہ جو کچھ اوسنے جمع کیا تھا سیر ہو کر نکھایا دوسرے جو امید رکھتا تھا اوس امید کو نہ پہونچا اور تیسرے آخرت کا کام جیسا چاہیے تھا ویسا نہ کیا۔

حضرت محمد ابن المنکدر قدس سرہ کہتے ہیں کہ اگر کوئی شخص تمام عمر ہمیشہ روزہ رکھے اور رات بھر نماز پڑھا کرے حج اور جہاد کرے اور سب حرام چیزوں سے پرہیز کرے لیکن دنیا اوسکے نزدیک بڑی چیز ہو تو قیامت میں اوس سے کہیں گے کہ یہ وہ ہے جس نے اوس چیز کو بڑا جانا جسے حق تعالےٰ نے حقیر کیا تھا اوس کا کیا حال ہوگا اور ہم میں کون شخص ایسا نہیں جس کے ساتھ اوس کے گناہ بھی بہت ہیں اور فرائض میں بھی قصور کرتے ہیں مصرع

بجرم گر سر انجام ما چہ خواہد بود

عربی میں خطبہ پڑھنا سنت رسول اللہ ہے

یہ مضمون ہمارے محترم مولانا مولوی حشمت علی صاحب رضوی لکھنوی نے بریلی محلہ سوداگران سے ارسال کیا ہے مسلمان اسکو بہت غور سے پڑھیں۔ جو لوگ عربی میں خطبہ کے خلاف اجتہاد کر رہے ہیں اگر وہ انصاف پر آئیں تو اپنی ذاتی رائے واپس لینے پر مجبور ہونگے۔ (ایڈیٹر)

آجکل بعض مشائخ کی بیجا کوشش اور بجائے اسکے اردو میں خطبہ پڑھنے کی پرزور تحریک و ترغیب کیجا رہی ہے لہٰذا مسلمانو! خدا کے واسطے تم اس تحریک کی طرف توجہ نہ کرو اور اپنے پیارے رسول کی سنت کو نہ چھوڑو اور ترک سنت کے وبال میں گرفتار نہ ہو بلکہ بجائے اسکے عربی میں خطبہ پڑھنے پر زور دو اور اپنے رسول کی سنت زندہ رکھنے کا ثواب حاصل کرو کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جو شخص فساد امت کے وقت میری سنت کو پکڑ رہیگا اسے سو شہیدوں کا ثواب ملیگا اور جو میری سنت پر عمل کریگا وہ میرے ساتھ جنت میں ہوگا اور جو میری سنت کو پکڑیگا اور اس پر عمل کریگا وہ مجھ سے ہوگا۔ اور جو میری سنت سے اعراض کریگا اور اس پر عمل نہ کریگا وہ مجھ سے نہ ہوگا اور جو میری سنت کو ترک کریگا وہ میری شفاعت سے محروم رہیگا لہٰذا تم فرمان رسول اللہ کے مقابلہ میں کسی مقرر کسی بزرگ کی نہ مانو اور اپنے رسول کی سنت ترک نہ کرو اسے زندہ اور جاری و رائج رکھنے کی کوشش کرو۔ اللہ تم سے راضی اور اللہ کا رسول تم سے خوش ہوگا۔

عربی میں خطبہ پڑھنا سنت صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین ہے

زمانہ خلافت سے لیکر آجتک تمام صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و علمائے امت سید المرسلین صلوٰۃ اللہ وسلامہ علیہ و علیہم اجمعین ہر قرن و زمانہ اور ہر شہر و دیار میں عربی خطبہ پڑھتے رہے حالانکہ تابعین و اتباع تابعین کے زمانہ میں لاکھوں عجمی جو عربی نہ جانتے تھے مسلمان ہو چکے تھے اور عجم کے ملکوں میں عربی خطبہ پڑھا جاتا تھا اور خیال کیا جا سکتا ہے کہ عجمی لوگوں کی بہبودی کی نہایت ضرورت تھی۔ مگر وہ سنت کو چھوڑنا نہ چاہتے تھے تو ثابت ہوا عربی میں خطبہ پڑھنا ہی سنت متوارثہ ہوئی اور سنت متوارثہ کا اتباع لازم و واجب اسکا خلاف

ممنوع و مکروہ و گناہ اگرچہ خفیف ہی سہی۔ لہٰذا مسلمانو! خدا کیواسطے تم اس گناہ میں نہ پڑو اور سنت خلفاء راشدین و دیگر صحابہ و تابعین و ائمہ مجتہدین و سلف صالحین نہ چھوڑو انکے طریقہ پر چلو ان کی اقتدا کرو کہ تمہارے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم فرماتے ہیں۔ میری اور میرے خلفاء راشدین کی سنت اپنے اوپر لازم کر لو اور اسے دانتوں سے مضبوط پکڑ لو کہ چھٹنے نہ پائے اور میرے صحابی ستاروں کی مانند ہیں ان میں سے جسکی پیروی کروگے ہدایت پاؤگے لہٰذا تم ان کی سنت کو لازم پکڑو اور سوائے انکی اقتدا و پیروی کے کسی کی اقتدا و پیروی نہ کرو کسی کا کہنا نہ مانو۔

اردو میں خطبہ پڑھنا منع ہے

کہ امیر المومنین نائب سید المرسلین سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رطانۃ الاعاجم زبان عجمی میں کلام کرنے سے منع فرمایا ہے لہٰذا اردو میں خطبہ نہ پڑھا جائے عربی میں پڑھا جائے (ردالمحتار عن عزر الاذکار)

اردو میں خطبہ پڑھنا ناجائز ہے

کہ سیدنا امام ابی یوسف و امام محمد رضی اللہ تعالےٰ عنہما کے نزدیک بے عذر فارسی اردو میں تکبیر کہنا خطبہ پڑھنا ناجائز ہے اور اسی قول کی طرف سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے رجوع فرمایا ہے اور ان کی موافقت کی ہے۔ یہی صحیح ہے یہی مختار ہے اسی پر اعتماد ہے اسی پر فتویٰ ہے (درمختار و مجمع الانہر) لہٰذا مسلمانو! اپنے اماموں کے قول کو مانو صحیح و مفتی بہ مذہب پر عمل کرو۔ اور خطبہ اردو میں نہ پڑھو۔

اردو میں خطبہ پڑھنا خلاف سنت متوارثہ ہے

اور خلاف سنت متوارثہ موجب کراہت و اساءت اور در حد کراہت تحریمی و تنزیہی جو خالی از گناہ نہیں اگرچہ خفیف ہی ہو قابل تقریع و ملامت تو ضرور ہے در ردالمحتار وغیرہ میں ہے کہ جو فعل موجب گناہ خفیف ہو اور اللہ اور اللہ کے رسول و تمام ائمہ دین صحابہ و تابعین اور علماء متقدمین و متاخرین کے نزدیک برا اور قابل تقریع و ملامت ہو اسے زائل کیا جائے اور اسکے کرنے پر زور دیا جائے لہٰذا اردو میں خطبہ نہ پڑھا جائے اور اردو دانی دلالت نہ بنایا جائے۔